10238 ـ باكسنگ كهيلنے كا حكم

سوال

الله تعالى نے مجھ پر نعمت كى كہ ميں باكسر بن سكوں، اور مجھے پختہ اميد ہے اور ميں وثوق ركھتا ہوں كہ چند برسوں ميں دنيا ميں باكسنگ كا ہيرو بن جاؤنگا، جب سے ميں نے باكسنگ شروع كى ہے ميں كاميابى حاصل كر رہا ہوں، حالانكہ ميں ابھى اس ہنر كو حاصل كرنے كى ابتدا ميں ہى تھا، اور بالآخر ميں نے دين كا التزام كرنا شروع كر ديا ہے، ميرا سوال يہ ہے كہ:

كيا ميرے ليے باكسنگ كا ہنر اختيار كرنا جائز ہے يا نہيں ؟

ميرا خيال ہے كہ ميں باكسنگ ميں رہ كر اسلام اور مسلمانوں كو نفع دے سكتا ہوں، وہ اس طرح كہ ميں نواجوانوں كواسلام پر ابھارنے كے ليے كلام كيا كرونگا، اور خاص كر صحيح راہ (اسلام) كو اختيار كرنے كے متعلق، اور مال صدقہ كر كے .... الخ.

اور ميرى نيت يہ بھى ہے كہ ميں اپنے بدن كے ساتھ كسى دن جہاد كرونگا، اور باكسنگ ميں حاصل كردہ اپنے تجربہ كو بھى اس جہاد كى خدمت كے ليے استعمال كرونگا، گزارش ہے كہ آپ اپنے فتوى كى تائيد ميں دلائل بھى ذكر كريں.

نوٹ: ميں اپنے مسلمان بھائيوں كے مقابلہ ميں ہرگز نہيں آؤنگا، بلكہ صرف غير مسلموں كے مقابلہ ميں ہى آؤنگا.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم سوال كرنے والے عزيز بھائى كى استقامت اور دين كا التزام كرنے پر اللہ كا شكر ادا كرتے ہيں، اور ہمارى دعا ہے كہ اللہ تعالى اس اس پر ثابت قدم ركھے، اسى طرح ہم اللہ كا اس پر بھى شكر ادا كرتے ہيں كہ اس نے آپ كو جسمانى اور بدنى قوت سے نوازا ہے، ان شاء اللہ اس ميں آپ اور مسلمانوں كے ليے عظيم فائدہ ہے، كيونكہ مسلمان ايك دوسرے كو تقويت ديتے ہيں.

اور پھر بدنى اور جسمانى قوت تو اللہ تعالى كى وہ نعمت ہے جو اللہ تعالى اپنے بندوں ميں سے جسے چاہے ادا كرتا ہے، اور جس سے چاہے روك ليتا ہے.

اور پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بھى قوى اور طاقتور مومن كو ضعيف اور كمزور مومن پر فضيلت دى ہے،

جو كہ ايمانى اور جسمانى قوت پر مشتمل ہے.

ابو ہريره رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" قوى اور طاقتور مومن ضعيف اور كمزور مومن سے اللہ تعالى كو زيادہ محبوب ہے، اور زيادہ بہتر ہے، اور ہر ايك ميں خير ہے، جو چيز تجھے نفع دے اس كى حرص ركھو، اور اللہ تعالى سے مدد چاہو، اور عاجز نہ ہو جاؤ، اور اگر تجھے كوئى (نقصان) پہنچ جائے تو يہ نہ كہو كہ اگر ميں اس اس طرح كر ليتا تو ايسا ہو جاتا، ليكن يہ كہو كہ اللہ تعالى نے تقدير ميں ہى ايسے لكھا تھا، اور اس نے جو چاہا كر ديا، كيونكہ اگر (لو) شيطانى عمل كا دروازہ كھول ديتا ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (2664).

اور مومن شخص كا مباح اور جائز ورزش اور كھيل كھيلنا مفيد ہے كيونكہ يہ بدن كو قوى كرتى، اور اس كى صحت كو سلامت و محفوظ ركھتى ہے، جس كى بنا پر وہ عبادات اور جہاد فى سبيل اللہ كى ادائيگى بہتر طريقہ سے كر سكتا ہے.

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے صحت كى مدح ثنائى كى ہے بلكہ اسے تو مال پر مقدم كيا ہے.

معاذ بن عبد اللہ بن خبيب اپنے باپ سے اور وہ اپنے چچا سے بيان كرتے ہيں، وہ كہتے ہيں:

" ہم ايك مجلس ميں بيٹھے ہوئے تھے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم تشريف لائے اور آپ كے سر پر پانى كے آثار تھے، تو ہم ميں سے ايك شخص كہنے لگا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ہم آپ كو آج بڑا خوش ديكھ رہے ہيں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: جى ہاں الحمد لہ اللہ كا شكر ہے، پھر لوگ غنا اور مالدارى كى باتيں كرنے لگے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: جو شخص تقوى اختيار كرتا ہے اس كے ليے غنا اور مالدارى ميں كوئى حرج نہيں، اور جو شخص تقوى اختيار كرتا ہے اس كے ليے غنى سے بھى بہتر صحت ہے، اور خوش رہنا اور اچھى حالت بہت بڑى نعمت ہے "

ابن ماجہ حديث نمبر (2141) مسند احمد حديث نمبر (22076) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابن ماجہ حديث نمبر (1741) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

مسلمان شخص كو چاہيے كہ ورزش اور كھيل ميں اس كا مقصد عبادات كى ادائيگى اور اللہ كے دين كى نصرت و مدد اور اس كى حرمت كے دفاع اور مسلمانوں كے دفاع پر تقويت كا حصول ہونا چاہيے.

تو اگر ايسا نہ ہو تو كم از كم يہ ہو كہ يہ چيز اس كے ليے دنيا ميں كمائى اور دشمن سے اس كا دفاع ہو، يا پھر وہ اپنا

بدن اپنی معیشت کمانے اور حصول رزق میں استعمال کرے، اور اپنے ہاتھ کی کمائے سے کھانے کا سبب ہو.

مقدام رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا کھانے والے سے کبھی کوئی بہتر چیز نہیں جو کھائی جائے، اور بلا شبہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1966).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں کوئی ایك شخص کے لیے لکڑیوں کا ایندھن جمع کر کے اپنی پیٹھ پر اٹھانا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرے، وہ اسے دے یا نہ دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1968) صحیح مسلم حدیث نمبر (1042).

ورزش اور کھیل کی یہ وجوہات تو مباح اور جائز ہیں، لیکن جو کھیلیں اور ورزشیں ہم آج کل دیکھ رہے ہیں تو ان میں سے اکثر اباحت سے نکل کر حرام کی حد میں شامل ہو چکی ہیں، اور خاص کر باکسنگ تو سب سے بری کھیل ہے اس کی درج ذیل وجہیں ہیں:

1 ـ اس میں مد مقابل کے چہرے پر مارا جاتا ہے جو کہ اعتداء ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے لڑے تو وہ اس کے چہرے سے اجتناب کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2560) صحیح مسلم حدیث نمبر (2612).

اور اس کھیل کی بنا ہی چہرے پر مکہ مارنے میں ہے، جس میں باکسر پوری طاقت سے مد مقابل کے چہرے پر مکہ رسید کرتا ہے.

2 ـ اس کھیل میں وقت کا ضیاع ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے مسلمان پر جتنی بھی نعمتیں کی ہیں ان کے متعلق روز قیامت وہ سوال بھی کریگا، اور انسان بہت زیادہ ان نعمتوں کو ضائع کرتا ہے، جن میں صحت اور فراغت شامل ہے.

اور روز قیامت اللہ تعالی نے مسلمان شخص سے سوال کرنا ہے ان میں اس کی جوانی کے متعلق بھی سوال ہوگا کہ اس نے اپنی جوانی کہاں صرف کی، اور اس کی عمر کے متعلق پوچھا جائیگا کہ اس نے اپنی عمر کہاں فنا کی، تو جو

شخص اپنی جوانی لوگوں سے لڑنے اور انہیں پچھاڑنے اور ان کے ساتھ باکسنگ کھیلنے میں صرف کر دے تا کہ وہ کامیاب ہو کر انعام کا مستحق ہو، یا پھر اسے عالمی باکسر کا ٹائٹل مل جائے تو وہ اللہ کو کیا جواب دیگا ؟.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر انسان عقل مند ہو تو وہ بغیر کسی فائدہ کے اپنا مال ضائع نہیں کرتا؛ تو بالاولی وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے؛ کیونکہ وقت تو مال سے بھی زیادہ قیمتی ہے؛ اور اس لیے کہ نوجوان اور غیر نوجوان کا اس طرح کے کھیلوں میں وقت ضائع کرنا جن میں کوئی فائدہ نہیں ان امور میں شامل ہوتا ہے جن پر افسوس و غم کیا جاتا ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 435).

3 ۔ یہ کھیل موذی اور نقصان دہ ہے، بعض اوقات اتنا ضرر پہنچ سکتا ہے جو کبھی پورا نہیں ہو سکتا، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے ہم پر اپنے بدن و جسم کو ضرر و نقصان دینا حرام کیا ہے، اور اسکی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے.

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ:

" نہ تو کسی کو نقصان دو، اور نہ ہی خود اپنا نقصان کرو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2340) مسند احمد حدیث نمبر (21714) امام احمد اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے، اور ابن صلاح نے اسے حسن قرار دیا ہے.

دیکھیں: خلاصۃ البدر المنیر تالیف ابن الملقن (2 / 438).

آپ یہ کھیل کھیلتے ہیں اس لیے آپ اس کا حکم بھی جانتے ہوں گے کتنے باکسر ایسے ہیں جنہیں اس کی بنا پر نقصان اٹھانا پڑا اور ان کے دماغ اور اعضاء میں رعشہ پیدا ہو چکا ہے.

4 ۔ اس میں مال کا بھی ضیاع ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو ایسے کام میں مشغول کرنا ہے جس میں کوئی فائدہ اور جس کی کوئی ضرورت ہی نہیں، یہ مال اس طرح کے کھیل میں جانے اور ضائع ہونے سے بہتر ہے کہ کسی خیر و بھلائی کے کام میں صرف ہو، کتنے ملین ڈالر ضائع ہو رہے ہیں جو نہ تو کسی بھوکے کو کھانا کھلانے میں صرف ہوئے، اور نہ ہی کسی مسجد کی تعمیر میں، اور نہ ہی کوئی علمی درسگاہ قائم کرنے میں اور نہ ہی کسی اور خیر و بھلائی کے کام میں.

5 ۔ اس طرح کے کھیل ۔ جس میں باکسنگ بھی شامل ہے ۔ ایسا جھوٹا نعرہ بن چکا ہے جو تعصب اور قومیت کی

دعوت دیتا ہے، موجودہ صورت میں ان کھیلوں نے لوگوں کے دلوں میں تفریق پیدا کر کے رکھ دی ہے وہ آج کسی ٹیم کی کامیابی اور کسی کی شکست کی بنا پر ایك دوسرے سے محبت و بغض رکھنے لگے ہیں.

6 ـ اس میں ستر پوشی نہیں ہوتی، بلکہ ستر ننگا کیا جاتا ہے، اگر آپ ایسا نہیں کرینگے تو آپ کا مد مقابل باکسر ایسا کرےگا، اور پھر مرد کا گھٹنے سے لیکر ناف تك ستر ہے، وہ اسے ننگا نہیں کر سکتا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے.

اور اسی طرح وہاں آنے والے مرد و عورت تماشائیوں سے بھی بے پردگی ظاہر ہوتی ہے، اور یہ ایسا امر جس سے آپ نہ تو روك سکتے ہیں، اور نہ ہی انکار کر سکتے ہیں.

آپ نے سوال میں یہ کہا ہے کہ: " میں مسلمانوں سے مقابلہ نہیں کرونگا "

تو کیا اس کھیل کے نگران آپ کو ایسا کرنے کی اجازت دینگے ؟

میرے خیال میں وہ ایسا کبھی نہیں کرینگے، اور آپ کو اس کا ہم سے بھی زیادہ علم ہے.

دوم:

پھر اس طرح کے مقابلہ دین کے لیے نہیں رکھے جاتے، اور نہ ہی اس اساس پر قائم ہیں، اور جب تماشائی مقابلہ دیکھتے ہیں تو وہ اس نیت سے نہیں دیکھتے کہ یہ اسلام اور کفر کے مابین مقابلہ ہے.

اور پھر یہ بھی ہے کہ آپ تو وہ مقابلہ اس ملك کی خاطر کر رہے ہیں جہاں آپ رہتے ہیں، یا پھر جس ملك نے آپ کو اپنی شہریت دے رکھی ہے، اور وہ آپ کو اس کی اجازت نہیں دیگا کہ آپ اسلام کے نام پر مقابلہ کریں.

پھر یہ بھی ہے کہ اگر آپ کا مد مقابل کافر بھی ہو تو وہ حربی نہ ہو بلکہ وہ اہل سلم میں شامل ہوتا ہو، تو پھر آپ کس حق سے اس پر اپنا ہاتھ اٹھا رہے ہیں، جس نے صلح اور معاہدہ کر رکھا ہے.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

یہ کھیل (باکسنگ) ان حرام کھیلوں میں شامل ہوتا ہے، جن کا نقصان زیادہ ہے اور خیر کم.

سوم:

اور آپ کا یہ کہنا کہ:

" آپ اس میں جہاد کی نیت کرتے ہیں جس دن بھی ہو "

اگر باکسنگ حرام نہ ہوتی تو آپ کی یہ کلام بہت اچھی قابل احترام تھی، آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ کسی اور ورزش کے ذریعہ اپنے جسم کو قوی اور مضبوط بنائیں جو حرام نہیں ہے.

مزید معلومات کے حصول کے لیے سوال نمبر (10427) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .